© rasailojaraid.com

شرکۃ الأملاک

مفتی وزیر احمد

جامعہ ضیائے مدینہ، ماہی والا، لیہ

(قسط ۳)

چوتھا مسئلہ:

کتابِ فقہ المعاملات کے باب ''شرکۃ الاملاک'' کے ذیل میں شریکین کو پیش آنے والے امور میں، اس امر میں انتہائی احتیاط کا حکم دیا گیا ہے کہ اگر کوئی شریک مشترکہ اشیاء کے اپنے سہام شریک ثانی یا اجنبی کو فروخت کرنا چاہے ''تو فروخت کے ان جمیع طریقوں سے گریز کرے جن سے شریک آخر کے کسی بھی حصہ کو نقصان پہنچے'' چنانچہ علامہ عبدالرحمٰن الجزیری رحمہ اللہ اسی باب کے مسئلہ چہارم میں بڑی شرح وسط سے لکھتے ہیں کہ اگر شریکین بلڈنگ میں شریک ہوں تو جس جگہ پر عمارت استادہ ہوگی اسکی بالعموم تین حالتیں ہوتی ہیں اور اگر کوئی شریک اپنا حصہ فروخت کرنا چاہے، تو اس کے روا و عدم روا کا بنیادی تعلق اس مقام اور جگہ سے ہے جہاں پر مکانات تعمیر کئے گئے تھے، ''وہ جگہ دونوں کی ملکیتی ہے یا ایک کی ہے، کسی اجنبی کی ملکیت ہے''؟ اگر کسی غیر کی ہے تو پھر اس میں چار احتمال ہو سکتے ہیں۔

۱۔ مستعارہ ۲۔ مستاجرہ ۳۔ موقوفہ ۴۔ مغصوبہ۔ چنانچہ مذکورات کی تفصیل ذیل میں ملاحظہ کیجئے۔

اَلـرَّابِعَةُ: اَنَّـهُ اِذَااشْتَـرَکَ اِثْـنَـانِ فِـیْ بِـنَـاءِ دَارٍ مَثَلاً فَلا یَخلُو اِمَّااَنْ تَکُوْنَ الْاَرْضُ مِلْـکًـالَهُـمَـامَعًا، اَوْتَکُوْنَ مِلْکًا لِاَحَدِهِمَادُوْنَ الْاٰخَرِ، اَوْتَکُوْنَ مِلْکًا لِاَجْنَبِیٍّ، فَاِنْ کَانَتْ مِلْـکًـالَهُـمَـافَـاِنَّـهُ لَا یَصِحُّ لِاَحَدِهِمَا اَنْ یَّبِیْعَ نَصِیْبَهُ فِی الْبِنَاءِ لِاَجْنَبِیٍّ مُطْلَقًا، سَوَاءٌ اَذِنَ شَـرِیْـکُـهُ اَوْلَـمْ یَـاذَنْ، وَذٰلِکَ لِاَنَّ لِلْبَائِعِ فِیْ هٰذِهِ الْحَالَةِ اَنْ یَّطْلُبَ مِنَ الْمُشْتَرِیْ هَدْمَ الْبِـنَـاءِ وَاِخْلاءَ اَرْضِـهٖ مِـنْـهُ اِذْ لَـیْـسَ لِـلْـمُشْتَرِیْ سِوَی الْاِنْقَاضِ، وَذٰلِکَ الْهَدْمُ یَضُرُّ بِـالشَّـرِیْـکِ الْاٰخَـرِ، وَمِثْلُ ذٰلِکَ اِذَاکَانَ الْبِنَاءُ لِشَخْصٍ اَنْ یَّبِیْعَ نِصْفَهُ لِاَنَّ الْمُشْتَرِیْ یُطَـالِـبُ بِـالْهَـدْمِ لِـیَـاخُـذَ الْاِنْـقَـاضَ الَّتِـیْ اِشْتَرَاهَا فَیَلْحَقُ الضَّرَرُ بِالْبَائِعِ فَیَکُوْنُ الْبَیْعُ

☆ ما مضی فات وما ذهب مات فلا تفکر فیما مضی فقد ذهب وانقضی. ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فَاسِدًا وَهَلْ يَصِحُّ لِلشَّرِيْكِ اَنْ يَّبِيْعَ نِصْفَ حِصَّتِهٖ فِى الْبِنَاءِ لِشَرِيْكِهٖ اَوْلَا خِلَافٌ؟ فَقِيْلَ: يَجُوْزُ: وَقِيْلَ: لَا لِاَنَّهٗ فِىْ هٰذِهِ الْحَالَةِ يَصِحُّ لِلْبَائِعِ اَنْ يَّطْلُبَ مِنْ شَرِيْكِهِ الَّذِىْ اشْتَرٰى هَدْمَ مَااشْتَرَاهُ كَىْ يُخَلّٰى لَهٗ اَرْضَهٗ وَفِىْ ذٰلِكَ ضَرَرٌ.

موصوف لکھتے ہیں ”جب شریکین ایک گھر کی تعمیر میں شریک ہوں گے (تو جس جگہ پر مکانات استادہ کریں گے وہ عمومی طور تین حالتوں میں سے کسی ایک حالت پر ضرور ہوگی) یا تو زمین دونوں شریکوں کی ملکیت ہوگی، ایک کی، کسی اجنبی کی۔

حالت اول:

اگر دونوں کی ملکیت ہو تو کسی شریک کو مطلقاً یہ روا نہیں کہ وہ عمارت کا اپنا حصہ اجنبی کو بیچے ،خواہ اس کے شریک نے اسے اجازت دی ہو یا نہ۔ کیونکہ دریں اثنا بائع کو حق ہے کہ وہ مشتری سے یہ مطالبہ کرے کہ وہ عمارت کو گرادے اور اس کی زمین خالی کر دے۔ کیونکہ مشتری کو زمین خالی کرنے کا تعمیر گرائے بغیر کوئی چارہ نہیں (لامحالہ وہ اسے گرائے گا تو اس صورت میں) شریک ثانی کو نقصان پہنچے گا۔ مذکورہ صورت کی مثال یہ ہے۔” کہ ایک آدمی اپنے ذاتی مکان کا نصف حصہ فروخت کردے تو مشتری کو مشتری حصہ توڑ کر اٹھا لینے کے مطالبہ (کے جواز) کی وجہ سے بائع کو ضرر پہنچے گا اس لئے (سرے سے ایسی) بیع ہی فاسد ہوگی۔

البتہ یہ سوال باقی ہے: کہ ایک شریک کو دوسرے شریک سے اپنی بلڈنگ کا حصہ فروخت کرنا صحیح ہے یا نہ؟ تو اس میں اختلاف ہے۔ ایک تو یہ کہا گیا ہے کہ جائز ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جائز نہیں۔ (مانعین کی دلیل بڑے لطف کی ہے) کہ فروخت کرنے والے کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ مشتری شریک سے اس امر کا مطالبہ کرے کہ وہ بناء مشتری کو گرا کر اس کی زمین خالی کرے اور اس میں ضرر ہے۔ (الفقہ علی المذاہب الاربعۃ،۳/۵۹؛المکتبۃ العصریہ صیدا بیروت)

حالت دوم:

اَمَّا اِذَا كَانَتِ الْاَرْضُ مِلْكًا لِاَحَدِهِمَا دُوْنَ الْاٰخَرِ فَاِنَّهٗ لَا يَصِحُّ لِاَحَدِهِمَا اَنْ يَّبِيْعَ نَصِيْبَهٗ مِنَ الْاَجْنَبِىِّ ،لِمَافِى ذٰلِكَ الَّذِىْ ذَكَرَهٗ ،وَهُوَ اَنَّ الْمُشْتَرِىَ يَطْلُبُ الْهَدْمَ فَيَضُرُّ الشَّرِيْكَ الْاٰخَرَ. وَيَصِحُّ لِاَحَدِهِمَا اَنْ يَّبِيْعَ لِشَرِيْكِهٖ بِلَا خِلَافٍ ،سَوَاءٌ كَانَ الْمُشْتَرِىْ هُوَ الَّذِىْ يَمْلِكُ الْاَرْضَ اَوِ الَّذِىْ لَا يَمْلِكُهَا ،وَذٰلِكَ لِاَنَّ الَّذِىْ لَا يَمْلِكُ لَيْسَ لَهٗ حَقُّ الْبِنَاءِ

☆الا بذکر الله تطمئن القلوب وبنحط الذنوب وبه يرضي علام الغيوب وبه تفرج الكروب.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

،وَلٰکِنَّ الَّذِیْ یَمْلِکُ اَبَاحَهٗ اِیَّاهُ وَمَا کَانَ بِطَرِیْقِ الْاِبَاحَةِ .یَصِحُّ اِزَالَتُهٗ .فَاِذَا کَانَ الْبَیْعُ لِصَاحِبِ الْاَرْضِ فَالْاَمْرُ ظَاهِرٌ وَاِذَا کَانَ لِغَیْرِهٖ فَاِنَّهٗ یَصِحُّ لَهٗ اَوْ لِلْمَالِکِ اِزَالَتُهٗ لِاَنَّهٗ عَرَضَةٌ لِلْاِزَالَةِ

بہر حال زمین جب ایک شریک کی ہو اور دوسرے کی نہ ہو تو پھر کسی شریک کو یہ درست نہیں کہ وہ اپنا حصہ اجنبی کو دے اور اس کے (عدم جواز کی وجہ) ماقبل میں یہ ذکر ہو چکی ہے ''کہ مشتری ہدم عمارت کا مطالبہ کرے تو شریک آخر کو ضرر پہنچے گا''۔البتہ شریکین میں سے ہر ایک کا دوسرے شریک کو عمارت فروخت کرنا صحیح ہے، خواہ مشتری زمین کا مالک ہو یا نہ۔ کیونکہ غیر مالک کو تو ویسے ہی گھر بنانے کا حق نہیں۔ اور جو بطریق اباحت مالک ہو تو اس کی ملکیت کا ازالہ بھی صحیح ہے، جب بیع زمین کے مالک سے ہو تو (اس کے جواز کا) معاملہ ظاہر ہے۔اور جب بیع مالک کے غیر سے ہو تو دونوں کو اس کا ازالہ صحیح ہے کیونکہ وہ پیش ازالہ ہے۔ (ایضاً)

حالت سوم:

.اَمَّا اِذَا کَانَتِ الْاَرْضُ مِلْکًا لِغَیْرِهِمَا، کَاَنْ کَانَتْ مُسْتَعَارَةً اَوْ مُسْتَاجَرَةً اَوْ مَغْصُوْبَةً اَوْ مَوْقُوْفَةً ثُمَّ اشْتَرَکَ اِثْنَانِ فِی الْبِنَاءِ عَلَیْهَا، فَاِنَّهٗ لَا یَجُوْزُ لِاَحَدِهِمَا بَیْعُ نَصِیْبِهٖ مِنْ اَجْنَبِیٍّ ،لِاَنَّ لِلْمُشْتَرِیْ هَدْمَ الْبِنَاءِ لِیَسْتَوْلِیَ عَلَی الْاِنْقَاضِ الَّتِیْ اشْتَرَاهَا وَفِیْ ذٰلِکَ ضَرَرٌ بِالشَّرِیْکِ، وَیَجُوْزُ لِاَحَدِهِمَا اَنْ یَّبِیْعَ نَصِیْبَهٗ لِشَرِیْکِهٖ اِذَا لَمْ یَتَرَتَّبْ عَلٰی ذٰلِکَ ضَرَرٌ، مَثَلًا اِذَا اسْتَعَارَ شَخْصَانِ اَرْضًا مُدَّةً مُعَیَّنَةً وَاشْتَرَکَا فِی الْبِنَاءِ عَلَیْهَا ثُمَّ مَضَتِ الْمُدَّةُ فَاِنَّ لِاَحَدِ الشَّرِیْکَیْنِ اَنْ یَّبِیْعَ نَصِیْبَهٗ لِلْاٰخَرِ ،لِاَنَّهٗ لَا یَمْلِکُ مُطَالَبَتَهٗ بِالْهَدْمِ لِاَنَّهَا لَیْسَتْ اَرْضَهٗ وَلَا عَلَاقَةَ لَهٗ بِهَا، وَمِثْلُ ذٰلِکَ مَا اِذَا کَانَتْ مُسْتَاجَرَةً لِمُدَّةٍ وَقَدِ انْتَهَتْ تِلْکَ الْمُدَّةُ ،بِخِلَافِ مَا اِذَا کَانَتْ مُدَّةُ الْاِجَارَةِ لَمْ تَنْتَهِ فَاِنَّهٗ لَا یَجُوْزُ الْبَیْعُ لِلشَّرِیْکِ اَیْضًا لِاَنَّهٗ لَا یَصِحُّ لِلْبَائِعِ الْمُسْتَاجِرِ اَنْ یُّطَالِبَ بِالْهَدْمِ لِیُسْتَلَمَ الْاَرْضُ الْمُؤْجَرَةُ لَهٗ ،اِلَّا اِذَا اٰجَرَهٗ نَصِیْبَهٗ قَبْلَ الْبَیْعِ .وَاَمَّا الْاَرْضُ الْمَغْصُوْبَةُ فَاِنَّهٗ یَصِحُّ بَیْعُ کُلِّ وَاحِدٍ نَصِیْبَهٗ لِصَاحِبِهٖ وَلِلْاَجْنَبِیِّ ،لِاَنَّ الْبِنَاءَ الَّذِیْ عَلَیْهَا عَرَضَةٌ لِلْهَدْمِ فِیْ اَیِّ وَقْتٍ.

اور جب زمین کا مالک شریکین کا غیر ہو تو زمین عاریتی طور یا کرایہ پر حاصل کی گئی ہوگی، شریکین ناجائز قابض ہوں گے، وقف شدہ ہوگی، پھر دو آدمی اس پر عمارت قائم کرنے میں

☆الا تعلم ان فی الناس من فقد عقله او صحته او [illegible] او مسئول او مبتلی ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شریک ہوئے تو شریکین میں سے کسی کو اپنا حصہ اجنبی سے فروخت کرنا جائز نہیں، کیونکہ مشتری کو عمارت گرانے کا حق ہے اور اس میں شریک آخر کے لیے ضرر ہے۔اور شریکن میں سے ہر ایک دوسرے شریک سے ایسی زمین میں عمارت کا اپنا حصہ فروخت کرسکتا ہے بشرطیکہ اس پر ضرر کا ترتب نہ ہو۔مثلا دو آدمیوں نے طے کرکے عاریتی طور زمین لی پھر اس زمین پر عمارت قائم کرنے میں شریک ہوئے اور مدت گزرنے کے بعد ایک شریک دوسرے کو اپنا حصہ بیچ سکتا ہے۔کیونکہ بائع شریک مشتری شریک سے عمارت گرانے کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔کیونکہ زمین اس کی ملکیت ہے نہ کوئی دیگر علاقہ (جس کے باعث وہ ھدم عمارت کا تقاضا کرے اور یہ صورت بعینہ)اسکی مثل ہو گی کہ جب زمین (مخصوص مدت کے لیے) مستاجری پر لی گئی ہو اور مدت اپنی انتہا کو پہنچ گئی ہو۔

بخلاف اس صورت کے کہ جب مدت اجارہ اپنی انتہا کو نہ پہنچی ہو تو پھر شریک سے بھی (مدت ختم ہونے سے قبل عمارت کا حصہ) فروخت کرنا صحیح نہیں۔کیونکہ بائع کے لیے یہ صحیح نہیں کہ وہ عمارت گرانے کا مطالبہ کرے تاکہ کرایہ پر لی ہوئی زمین اس کے لیے غیر مصروف ہو، بجز اس صورت کے جب اپنا حصہ بیع سے قبل شریک کو کرایہ پر دے دے(پھر تکمیل مدت سے قبل عمارت گرانے کا مطالبہ نہیں کرسکتا) مغصوبہ زمین (پر بنائی ہوئی بلڈنگ) شریک اور اجنبی دونوں کو فروخت کرنا صحیح ہے۔کیونکہ ایسی زمین پر تعمیر کردہ بلڈنگ کسی بھی وقت انہدام کی نذر ہوسکتی ہے۔

وَاَمَّاالْاَرْضُ الْمَوْقُوْفَةُ فَاِنَّهٗ اِذَااشْتَرَکَ اِثْنَانِ فِی الْبِنَاءِ عَلَیْهَا بَعْدَتَحْکِیْرِهَامُدَّةً طَوِیْلَةً عَلٰی رَایِ مَن یَّقُوْلُ بِجَوَازِالْحَکَرِ زَمَنًاطَوِیْلًا،فَاِنَّهٗ یَصِحُّ لِکُلٍّ مِنْهُمَااَن یَّبِیْعَ نَصِیْبَهٗ لِلْاَجْنَبِیِّ وَالشَّرِیْکِ لِاَنَّ الْمُشْتَرِیَ یحِلُّ مَحَلَّ الْبَائِعِ فِیْ تَحْکِیْرِالْاَرْضِ،وَفِیْ نَصِیْبِهٖ مِنَ الْبِنَاءِ فَلَاضَرَرَفِیْ ذٰلِکَ عَلَی الشَّرِیْکِ،وَکَذَااِذَابَاعَ نَصِیْبَهٗ قَبْلَ التَّحْکِیْرِ ثُمَّ حُکِرَتِ الْاَرْضُ فَاِنَّ الْبَیْعَ یَنْقَلِبُ صَحِیْحًالِزَوَالِ عِلَّةِ الْفَسَادِ وَهِیَ الضَّرَرُ الَّذِیْ یَتَرَتَّبُ عَلَی الْهَدْمِ۔

جب شریکان وقف شدہ زمین پر حق قرار ایک طویل مدت تک حاصل کرلینے کے بعد مکانات تعمیر کرلیں، تو پھر ہر ایک شریک کا اپنے شریک اور اجنبی سے بلڈنگ کا مملوکہ حصہ فروخت کرنا صحیح ہے، کیونکہ اس کے بعد مشتری ارض موقوفہ میں ٹھہرنے کے معاملہ میں بمنزل بائع کے ہوگا، اور اسے مکانات کا اپنا حصہ فروخت کرنے میں شریک آخر کے لئے ضرر بھی نہیں اور ایسے ہی اگر اس طرح کی

☆عش مع القرآن حفظا وتلاوۃ وسماعا وتدبرا فانہ من اعظم العلاج لطرد الحزن والھم ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زمین میں حق قرار حاصل کرنے سے قبل اس میں گھر بنا کر اپنا حصہ بیچ دیا، بعدازاں حق قرار مل گیا تو بیع صحیح ہونے کی طرف پلٹ جائے گی۔ چونکہ فساد بیع کا موجب زوال کا شکار ہو گیا ہے حالانکہ وہ ضرر انھدام بناپر مترتب تھا۔

ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے والی اشیاء کے ٹھیک کرانے میں اگر ایک شریک پہلوتہی کرے؟

مشترکہ اشیاء اگر قابل اصلاح ہوں تو ان کی مرمت کے اخراجات ایک شریک کے کندھے پر ڈالنا ہرگز درست نہیں ،شریکان باہم مل کر اسے ٹھیک کرائیں گے،اگر کوئی شریک کسی بھی وجہ سے خراب اشیاء کی درستگی کے معاملہ میں پہلوتہی کر لے تو پھر اس امر کے حل میں مشترکہ اشیاء کی نوعیت ملحوظ رکھتے ہوئے دونوں فریق کے مابین تسویہ ہوگا،اگر خراب اشیاء ناقابل قسمت ہوں اور ان کے حصص اور اجزاء بانٹنے کی صورت میں اصل منفعت ہی معدوم ہو جائے گی مثلاً الیکٹرانک جتنی مصنوعات ہیں ان میں بیشتر اشیاء ایسی ہوتی ہیں اگر انہیں اجزاء تقسیم کیا جائے تو بجائے تقسیم کے گو یا کہ انہیں توڑنا اور ضائع کرنا ہے تو اس نقصان سے بچنے کے لیے فقط ایک فریق پر بوجھ ڈالنے کی بجائے یہ بات قاضی یا اس کے قائم مقام کے ہاں قضا کے لئے لائی جائے ،قاضی اور متعلقہ منتظم باز رہنے والے شریک پر یہ حکم عائد کریں کہ وہ شریک ثانی کے ساتھ مل کر اسے ٹھیک کرائے ،کسی فریق کو ارتفاع امر الی القاضی سے قبل مشترکہ اشیاء کو درست کرانا خلاف مصلحت ہے۔(ایضاً)

ناقابل قسمت (ناقابل تقسیم) خراب اشیاء ٹھیک کرانے کا معاملہ۔

پانچواں مسئلہ:

اِذَااشْتَرَکَ اِثْنَانِ فِیْ شَیْءٍ لَایُمْکِنُ قِسْمَتُهٗ ،کَحَمَّامٍ وَسَفِیْنَةٍ وَبِئْرٍ وَآلَةٍ لِسَقْیِ الْمَاءِ (ماکینة)،اَوْ آلَةٍ لِلطَّحْنِ(وابور)اَوْغَیْرِ ذٰلِکَ مِمَّاتَضِیْعُ مَنْفَعَتُهٗ بِالْقِسْمَةِ ،ثُمَّ احْتَاجَ لِتَعْمِیْرٍ وَاَرَادَاَحَدُالشَّرِیْکَیْنِ تَعْمِیْرَهٗ فَامْتَنَعَ الْاٰخَرُ فَاِنَّهٗ لَا یَصِحُّ لَهٗ اَنْ یُّعَمِّرَهٗ قَبْلَ اَنْ یُّرْفَعَ الْاَمْرُ لِلْقَضَاءِ،لِاَنَّ الْقَاضِیَ فِیْ هٰذِهِ الْحَالَةِ یَجْبُرُ الْمُمْتَنِعَ عَنِ الْعِمَارَةِ ،فَلَیْسَ مِنَ الْمَصْلَحَةِ اَنْ یَّتَسَرَّعَ وَیَسْتَبِدَّبِالْعَمَلِ بِدُوْنِ اِذْنِ الْقَاضِیْ مَادَامَ مُؤَقَّتًا بِاَنَّ الْقَاضِیَ سَیُلْزِمُ الشَّرِیْکَ بِالتَّعْمِیْرِ، فَاِذَااَمَرَ الْقَاضِیْ بِالتَّعْمِیْرِوَلَمْ یَنْفُذْ عِجْزًااَوْ تَعَنُّتًا فَاِنَّ الْقَاضِیَ یَاْذَنُ مَنْ یُّرِیْدُالتَّعْمِیْرَبِالْعَمَلِ وَیَمْنَعُ الشَّرِیْکَ مِنَ الْاِنْتِفَاعِ بِالْعَیْنِ حَتّٰی یُئَوَدِّیْ قِسْطَهٗ مِنَ التَّعْمِیْرِ عَلٰی الْمُفْتٰی بِهٖ ،وَهٰکَذَافِیْ کُلِّ شَیْءٍ لَایُمْکِنُ قِسْمَتُهٗ،فَاِنَّ عَلٰی

☆ما مضی فات وما ذهب مات فلا تفکر فیما مضی فقد ذهب وانقضی۔☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الْقَاضِیُ اَنْ یَّجْبُرَالْمُمْتَنِعَ مَعَ شَرِیْکِہٖ ،فَاِذَاعَمِلَ اَحَدُھُمَا بِدُوْنِ اِذْنِ صَاحِبِہٖ اَوْاَمْرِالْقَاضِیُ، کَانَ مُتَطَوِّعًالَایُرْجَعُ بِشَیْءٍ مِمَّاانْفَقَہٗ،

جب دو آدمی ایسی شیء میں شریک ہوں جسے بانٹنا ناممکن ہو جیسا کہ حمام ،کشتی، کنواں اور (پانی بھرنے کا) ڈول علاوہ ازیں ہا (موبائل فون ،گاڑی) جن اشیاء کو تقسیم کرنے سے ان کی منفعت فوت ہو جائے گی (گویا کہ وہ اشیاء ضائع ہو کر کباڑ خانہ کی نذر ہو جائیں گی) پھر ایسی اشیاء مرمت کی حاجت مند ہو جائیں، ایک شریک (خراب اشیاء کے ٹھیک کرانے کا) ارادہ رکھتا ہو اور دوسرا اس سے مانع ہے۔ تو قضا کے لئے معاملہ لے جانے سے قبل (ان اشیاء کو مرمت کرانا ایک شریک کو صحیح نہیں) کیونکہ قاضی اس شریک کو مرمت پر مجبور کرے گا جو (خراب اشیاء) کو ٹھیک نہیں کرنے دیتا اور نہ ہی لاگت دینے کا ارادہ رکھتا ہے البتہ مصلحت اس میں نہیں کہ قضاء قاضی سے قبل ایک شریک جلدی سے خراب شیء ٹھیک کرالے۔ کیونکہ قاضی شریک مانع کو عملِ مرمت (میں شریک ہونا) لازم قرار دے گا۔ ہاں قضاء قاضی کے باوجود شریک مانع ،مرمت سے اگر باز رہے خواہ عجزا یا تعنتاً ،تو پھر قاضی اس شریک کو (مشترکہ اشیاء کے ٹھیک کرانے) کی اجازت دے دے جو تعمیر کا ارادہ رکھتا ہے۔ (ایسے حالات کے تناظر میں جو شریک خراب اشیاء کو مکمل طور پر خود ٹھیک کرائے گا اسے یہ حق ہے کہ) جب تک مرمت کا خرچ شریک آخر سے وصول نہ کرلے اتنے تک اسے انتفاع بالعین سے دور رکھے اور قول مفتیٰ بہ بھی یہی ہے۔ اور (یہی حکم) ہر ایسی شیء کا ہے جو قابل قسمت نہ ہو۔ البتہ اگر کوئی شریک اپنے شریک کی اجازت کے بغیر یا قاضی کے حکم کے سوا خراب اشیاء درست کرانے کا عمل کرے تو وہ متبرع ہو گا اور جو کچھ خرچ کرلیا وہ بھی شریک سے طلب نہ کرے۔

(الفقہ علی المذاہب الاربعۃ ،۳/۶۰ ؛المکتبۃ العصریہ صیدا بیروت)

قابل تقسیم اشیاء مرمت کرانے کا امر۔

موصوف لکھتے ہیں ''اگر شریکین ایسی شیء میں شریک ہیں جو تقسیم کو قبول کرتی ہے تو وہ دو وجہ پر ہو گی۔

وجہ اول:

اَنْ یَّکُوْنَ اَحَدُ الشَّرِیْکَیْنِ مُضْطَرًّافِیْ تَعْمِیْرِہٖ اِلَی الشَّرِیْکِ الْاٰخَرِ کَمَا اِذَااشْتَرَکَ اِثْنَانِ فِیْ بِنَاءٍ عَلٰی اَنَّ لِاَحَدِھِمَا(الدُّوْرَ)الْاَعْلٰی وَلِلثَّانِیْ الْاَسْفَلَ وَاحْتَاجَ الدُّوْرُ الْاَعْلٰی اِلٰی رَدَمٍ ،فَاِنَّہٗ وَاِنْ کَانَ لِکُلٍّ مِّنْھُمَاقِسْمٌ مِنَ الْبِنَاءِ مُسْتَقِلٌّ بِہٖ ،وَلٰکِنَّ اَحَدَھُمَامُرْتَبِطٌ

☆الابذکر اللہ تطمئن القلوب وتحط الذنوب وبہ یرضی علام الغیوب وبہ تفرج الکروب.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بِالْاٰخَرِ فِي التَّعْمِيرِ. وَحُكْمُ هٰذَا أَنَّ الْقَاضِيَ لَا يَجْبُرُ الشَّرِيكَ عَلَى التَّعْمِيرِ، فَإِذَا عَجَزَ صَاحِبُ الْعُلُوِّ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهٖ وَانْفَقَ عَلَى الْاَسْفَلِ مَايَحْتَاجُ اِلَيْهِ كَانَ لَهٗ حَقُّ الرُّجُوعِ بِمَاانْفَقَهٗ عَلٰى شَرِيكِهٖ، لِاَنَّهٗ مُضْطَرٌّ لِلْعَمَلِ مَعَهٗ فَفِي هٰذِهِ الصُّوْرَةِ لَا يَحْتَاجُ اِلَى الْقَضَاءِ اِبْتِدَاءً وَلٰكِنَّ لَهُ الْحَقَّ فِيمَاانْفَقَهٗ فِي اٰخِرِ الْاَمْرِ. وَمِثْلُ ذٰلِكَ كُلُّ مَايَقْبَلُ الْقِسْمَةَ وَيَكُوْنُ اَحَدُالشَّرِيكَيْنِ ارْتَبَطَ بِالْاٰخَرِ فِي الْعَمَلِ مَعَهٗ اِرْتِبَاطًا قَهْرِيًّا، كَحَائِطٍ بَيْنَ اِثْنَيْنِ عَلَيْهَاسَقْفُ كُلٍّ مِّنْهُمَا، فَإِذَاانْهَدَمَتْ وَكَانَتْ هٰذِهِ الْحَائِطُ تَقْبَلُ الْقِسْمَةَ بِاَنْ كَانَ اَسَاسُهَا عَرِيضًاوَيُمْكِنُ قِسْمَتُهٗ بِحَيْثُ يَاخُذُ اَحَدُالشَّرِيكَيْنِ نِصْفَهٗ وَيَتْرُكُ النِّصْفَ الْاٰخَرَ اَوْاَذِنَ الْقَاضِيْ، فَاِنَّ لَهٗ حَقَّ الرُّجُوعِ بِمَاانْفَقَهٗ، لِاَنَّ الشَّرِيكَ الْمُمْتَنِعَ لَا يُجْبَرُ عَلَى الْبِنَاءِ فِي هٰذِهِ الْحَالَةِ لِاَنَّهٗ يُمْكِنُ قِسْمَةُ الْحَائِطِ.

وَيُجْبَرُعَلَى الْقِسْمَةِ اِذَاطَلَبَهَاالشَّرِيكُ عَلَى الْمُفْتٰى بِهٖ، فَاِذَاكَانَتِ الْحَائِطُ ضَيِّقَةً لَا تَقْبَلُ الْقِسْمَةَ فَاِنَّهَاتَكُوْنُ الْقِسْمُ الْاَوَّلُ وَهُوَ مَايُجْبَرُ فِيهِ الْقَاضِيُ الشَّرِيكَ عَلَى التَّعْمِيرِ فَلَايَصِحُّ لَهٗ حِينَئِذٍ اَنْ يُّرْفَعَ الْاَمْرُ لِلْقَاضِيْ.

شریکین میں سے ایک شریک ،شریک آخر کی جانب (خراب اشیاء کی) مرمت میں ناچار ہو۔مثلا دو آدمی ایسی بلڈنگ میں شریک ہوئے جس میں فوقانی منزل ایک شریک کی ہے اور تحتانی منزل دوسرے شریک کی ہے،بعد ازاں بالا خانہ قابل مرمت ہوگیا ،اگران میں سے ہرایک کے لیے عمارت کی (بالائی اور نشیبی منزل) مستقل طور ہے،لیکن ہرایک منزل ایک دوسری سے تعمیر میں جڑی ہوئی ہے۔اس کا حکم یہ ہے کہ قاضی (دوسرے)شریک کومرمت پر مجبور نہیں کرے گا،البتہ بالائی منزل میں ساکن شریک عاجز ہواوراس نے تحتانی منزل پر بقدر حاجت صرف کرڈالاتو جو کچھ اس نے خرچ کیا اپنے شریک سے لینے کا اسے حق ہے۔کیونکہ وہ اس کے ساتھ عمل کے لئے مجبور ہے۔اور اس طرح کی صورت پیش آنے پر ابتداءً قضاء کی ضرورت نہیں ہے مگر خرچ کر ڈالنے کے بعد اسے حق رجوع ہے اور اس کی مثل جو چیز بھی قسمت کو قبول کرتی ہو اور شریکان میں سے ایک شریک دوسرے کے ساتھ عمل میں زبردستی جڑا ہوا ہے جیسا کہ شریکین کی مشترکہ دیوار پر اپنی اپنی چھت رکھی ہوئی تھی اور وہ دیوار انہدام کا شکار ہوگئی۔لیکن اس دیوار کی نیو اتنی چوڑی تھی کہ اسے بایں طریق بانٹنا ممکن ہے کہ ایک شریک (گری ہوئی دیوار کا ملبہ) نصف اٹھالے اور نصف آخر دوسرے شریک کے

☆لا تنتظر [illegible] وحسد.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لیے چھوڑ دے یا قاضی (تعمیر نو کی اسے) اجازت دے، یا اس پر جو لاگت آئے گی (اس کا نصف) اپنے شریک سے حاصل کرنے کا اسے حق ہوگا۔ کیونکہ مرمت سے پہلو تہی کرنے والے شریک کو اس حالت میں مجبور نہیں کیا جائے گا چونکہ منہدم دیوار کی تقسیم کا پہلو ممکن ہے۔ اگر ایک شریک قسمت کا مطالبہ کرے تو قول مفتیٰ بہ کی رو سے (دوسرے شریک کو) اس پر مجبور کیا جائے گا۔ دیوار کی نیو اگر اتنی باریک ہے جو نا قابل قسمت ہے تو (ایسی امثال از قبیلہ) قسم اول ہونگی یعنی قاضی ممتنع عن التعمیر کو مرمت پر مجبور کرے گا۔

وجہ ثانی:

اَن لّا یَکُوْنَ اَحَدُالشَّرِیْکَیْنِ مُضْطَرًّافِی التَّعْمِیْرِاِلٰی الشَّرِیْکِ الْاٰخَرِ، کَمَااِذَااشْتَرَکَا فِیْ دَارٍیُمْکِنُ قِسْمَتُھَاوِتَخَرَّبَتْ، فَاِنَّ لِکُلٍّ مِّنْھُمَا حَقَّ قِسْمَتِھَا، فَاِذَاانْفَرَدَ اَحَدُھُمَابِتَعْمِیْرِھَا مِنْ غَیْرِاِذْنِ الْاٰخَرِ کَانَ مُتَطَوِّعًا وَضَاعَ عَلَیْہِ مَاانْفَقَہٗ فِیْ نَصِیْبِ شَرِیْکِہٖ

شریکین میں سے کوئی شریک اگر شریک آخر کی جانب تعمیر مضطر نہ ہو جیسا کہ دو آدمی ایسے گھر میں شریک ہیں جو قابل قسمت تھا اور لائق مرمت ہو گیا تو ہر ایک شریک کو حق قسمت ہے اگر کوئی شریک، بلا اذن شریک آخر بوسیدہ مکانات ٹھیک کرائے گا تو وہ متبرع ہوگا اور جو کچھ اپنے شریک کے حصہ میں خرچ کیا وہ اس سے طلب نہیں کر سکتا۔ (الفقہ علی المذاہب الاربعۃ ۳/۶۱: المکتبۃ العصریہ صیدا بیروت)

قاضی فقط تین صورتوں میں شریک کو مرمت کا حکم دے سکتا ہے۔

اَلْاَوَّلُ: اَن یَّتَعَذَّرَقِسْمَۃُ الْعَیْنِ الْمُشْتَرَکَۃِ بَیْنَھُمَا کَمَاتَقَدَّمَ. اَلثَّانِیْ: اَن یَّکُوْنَ الشَّرِیْکَانِ صَغِیْرَیْنِ وَلِکُلٍّ وَاحِدٍمِّنْھُمَاوَصِیٌّ، فَاِذَااشْتَرَکَ صَغِیْرَانِ فِیْ حَائِطٍ مَحْمُوْلٍ عَلَیْھَاسَقْفُ کُلٍّ مِّنْھُمَاثُمَّ اخْتَلَتْ فَاَرَادَاَحَدُالْوَصِیَّیْنِ بِنَاءَ ھَاوَامْتَنَعَ الْاٰخَرُ، فَاِنَّ الْقَاضِیَ یَجْبُرُ الْمُمْتَنِعَ عَنِ التَّعْمِیْرِ، سَوَاءٌ کَانَتِ الْحَائِطُ تَقْبَلُ الْقِسْمَۃَ اَوْ لَا، بِخَلَافِ مَااِذَاکَانَ الْمُمْتَنِعُ کَبِیْرًا کَمَاتَقَدَّمَ، فَاِنَّ الْقَاضِیَ لَایَجْبُرُہٗ اِذَا کَانَتْ تَقْبَلُ الْقِسْمَۃَ، لِاَنَّ الْکَبِیْرَیَعْرِفُ الضَّرَرَ وَرَضِیَ بِہٖ، اَمَّاالصَّغِیْرُ فَلَمْ یَعْرِفْہُ وَاَرَادَ الْوَصِیُّ اِدْخَالَہٗ عَلَیْہِ فَالْقَاضِیْ یَجْبُرُہٗ فِیْ ھٰذِہٖ الْحَالَۃِ، فَاِذَاکَانَتِ الشَّرِکَۃُ بَیْنَ صَغِیْرٍوَکَبِیْرٍ وَکَانَ الضَّرَرُیَلْحَقُ الْکَبِیْرَ فَاِنَّ وَصِیَّ الصَّغِیْرِ لَا یُجْبَرُ، اَمَّااِذَاکَانَ یَلْحَقُ الصَّغِیْرَ فَاِنَّہٗ یُجْبَرُ. اَلثَّالِثُ: اَن یَّکُوْنَ الشَّرِیْکَانِ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نَاظِرَیْنِ عَلٰی مَنْزِلٍ مَوْقُوْفٍ وَاخْتَلَّ بِنَاؤُہٗ فَاَرَادَ اَحَدُھُمَاتَعْمِیْرَہٗ وَامْتَنَعَ الْاٰخَرُ، فَاِنَّہٗ یُجْبَرُعَلٰی التَّعْمِیْرِ مِن مَّالِ الْوَقِفِ عَلٰی الْمُفْتٰی بِہٖ، فَاِ ذَاکَانَتِ الشَّرِکَۃُ فِیْ دَارٍبَعْضُھَا مَوْقُوْفٌ وَبَعْضُھَامَمْلُوْکٌ وَکَانَ الضَّرَرُ عَائِدًاعَلٰی الْوَقْفِ فَاِنَّ نَاظِرَہٗ یُجْبَرُ، اَمَّااِذَاکَانَ عَائِدًا عَلٰی الْمِلْکِ فَاِنَّہٗ لَایُجْبَرُ.

(۱) شریکین کے درمیان مشترکہ شیء کی تقسیم متعذر ہوجیسا کہ اس کا حکم ماسبق میں گزر چکا ہے۔

(۲) دونوں شریکین بچے ہوں، اور ہر ایک کا وصی ہو، جب دونوں بچے ایسی دیوار میں شریک ہوں جس پر چھت رکھی گئی ہو پھر اس میں خرابی پیدا ہوگئی، بعدازاں ایک وصی مرمت کا ارادہ رکھتا ہے مگر دوسرا وصی ایسا کرنے کو تیار نہیں، تو قاضی ممتنع عن التعمیر وصی کو (مرمت پر) مجبور کرے گا خواہ دیوار قابل قسمت ہو یا نہ۔ بخلاف اس صورت کے کہ جب مرمت سے باز رہنے والا بچہ نہ ہو تو پھر اسے قاضی مرمت پر مجبور نہیں کرسکتا جبکہ شکستہ دیوار قابل قسمت ہو۔ کیونکہ اس وقت بڑا آدمی نقصان کو جانتا ہے، اس پر راضی ہے۔ اور بچہ ان اشیاء کو کچھ نہیں جانتا اور اس کا وصی اس پر ڈالنے کا ارادہ رکھتا ہے تو قاضی اس حالت میں اسے مجبور کرے گا۔ جب شرکت صغیر اور کبیر کے درمیان ہو اور ضرر کبیر کو لاحق ہو تو صغیر کے وصی کو مجبور نہیں کیا جائے گا، البتہ صغیر کو نقصان ہو تو پھر اسے مجبور کیا جائے گا۔

(۳) شریکین وقف شدہ مکانات میں رہائش پذیر تھے وہ بلڈنگ خراب ہوگئی (خواہ اس کی دیواریں پھٹ گئیں یا سیلاب زدہ ہوگئیں یا اس کی چھت سے بارش کا پانی ٹپکتا اور رستا رہتا ہے) ایک شریک مرمت کرانا چاہتا ہے مگر دوسرے کا ارادہ نہیں تو مفتیٰ بہ قول کی رو سے اسے مال وقف سے مرمت پر مجبور کیا جائے گا۔ ہاں! اگر شرکت ایسے مکانات میں ہے جن میں سے بعض وقف شدہ ہیں اور کچھ ملکیت میں، ضرر وقف پر عائد ہو تو ممتنع عن التعمیر کو مجبور کیا جائے گا اور جب نقصان ملک پر ہو تو مجبور نہیں کیا جائے گا۔ (ایضاً)

ٹریڈ مارک اور .... کفن۔

عصر دوراں تشہیر کا زمانہ ہے، عام وخاص اس امر میں مبتلا ہیں جب تک اظہار کے تمام تر حربے استعمال نہیں کیے جائیں گے اتنے تک ارتقائی مراحل کو طے نہیں کیا جاسکتا پیچھے رہ جانے والوں کا تصور یہ ہے کہ عالمی معشیت میں کامیابیاں سمیٹنے والوں کی مدار پبلسٹی اس لیے ہنوز ہمہ صنف مصنوعات اور نخودی پرزہ جات ٹریڈ مارک کی زد میں ہیں۔ کاروبار چمکنے کے بعد اصل رائیس المال ٹریڈ

☆اترک المستقبل حتی یاتی ولا تہتم بالغد لانک اذا اصلحت یومک صلح غدک.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مارک سمجھا جاتا ہے، مضبوط ٹرید مارک اور اشتہار بازی کو رزاق سمجھنے والے اپنے کاروبار کی نشانیوں کی اس حد تک حفاظت کرتے ہیں کہ قطع نظر جعل سازوں کے اگر کوئی سادہ سا انسان بھی لاعلمی میں ان کے شعار کو اپنی تیار کردہ اشیاء پر ثبت کر بیٹھے تو فقط معافی سے ان کے کاروبار کو تحفظ فراہم نہیں ہوتا تا وقتیکہ ملزم کو قانون کے کٹہرے میں نہ کیا جائے۔

ادھر خریداروں کی فکر کا یہ عالم ہے کہ اگر مارکیٹ میں مطلوبہ اشیاء برانڈ بشمول مبادیات ،،کی موالید سے بانجھ ہوں تو دکاندار لاکھ سوگندیں اٹھائے کہ اصل مال یہی ہے باوجود اس کے کہ مشتری ان اشیاء سے صرف نظر فرماتے ہوئے ایسے کارٹنوں پر نظریں جما لیتا ہے جن پر بعض اوقات ٹریڈ مارک کی وضع یہی جہالت وحماقت کا منہ بولتا ثبوت ہوئی ہے۔

المیہ یہ ہے کہ خالصتا انسانی خدمات کا یہی بیڑا اٹھانے والی بڑی قد آور اور تاریخ ساز ویلفیئر میں برانڈ اور ٹریڈ مارک کے عقاب نے اس طرح پنجے گاڑھے ہیں کہ لاوارث انسانوں کی نعشوں کو وہاں سے جو کفن ملتا ہے اس پر فاؤنڈیشن کے ٹریڈ مارک کی اس قدر ضربیں ہوتی ہیں کہ شاید متوفی نے مکمل عرصہ حیات میں ایسا پارچہ زیب تن نہیں کیا ہوگا ،اگر کسی زندہ انسان کو اضطراری حالت میں ایسے سیاہ داغ والا کپڑا پہننا بھی پڑ جائے تو وہ اسے پہن کر کسی محفل میں جانا گوارہ نہیں کرے گا،

غریب الوطن مرنے والے کی زندگی بھر کی اولیں ترجیحات ویلیفیئر اور فاؤنڈیشن تھیں جنہیں اپنی عید وغمی کے موقع پر اس نے یاد رکھا۔فطرانہ،کھالیں،نذرانے،زکوۃ کا مصرف !حقیقی لحاظ انہیں جانا۔مگر شومی قسمت کہ وہاں سے صاف ،ستھرا کفن بھی پہننے کو نہ ملا۔مکمل کفن کے ہر چپہ پر خط نسخ اور انگریزی میں جلی حروف میں ویلیفیئر کا نام پرنٹ کرایا یا ٹھپے لگا دیئے۔

(۱) مارک،، مابہ الامتیاز کا کام دیتا ہے کیونکہ نشان امتیاز سے ایک کمپنی کا مال دوسری کمپنی سے غیر مخلوط رہتا ہے۔

(۲) نقالوں سے بچانے کے لیے کمپنی اپنے کارخانہ کی مصنوعات کے لیے کوئی علامت مقرر کرتی ہے۔

(۳) خراب ہونے والا مال بعض کمپنیاں دوبارہ درست کر دیتی ہیں یا اس کا بدل دیتی ہیں تو واپس آنے والے مال پر کمپنی کا کوئی لوگو وغیرہ ہوگا تو واپس لے گی ورنہ نہیں۔

(۴) بیشتر مصنوعات پر کمپنی کا نام بایں طریق لکھا ہوا ہوتا ہے کہ اس چیز سے اصل منفعت

☆طهر قلبك من الحسد ونقه من الحقد واخرج منه البغضاء وازل منه الشحناء.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فوت ہوتی ہے نہ اس کا ظاہر مسخ ہوتا ہے۔ کفن پر فاؤنڈیشن کا نام لکھتے ہیں چاروں مندرجات فوائد میں سے کوئی ایک بھی نہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ عہد نامہ کا کام بھی ویلفیئر کے نام نہیں دیتے چہ جائے کہ ایسے کفن پہنانے میں میت کے ورثا کے لیے عار بھی ہے۔

عرصہء دراز ایک ساتھ رہنے والے بھائی باپ کا ترکہ جب تقسیم کریں گے تو بلا تفریق عمل و، رائے برابر بانٹیں گے۔

بالعموم اکٹھے رہنے والے بھائی !باپ کی وفات کے، بعد ترکہ تقسیم کئے بغیر حسب صلاحیت واستعداد اپنے ذمہ کام لیکر ایک مدت تک ایک ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں، باپ کے ترکہ میں اگر انہیں کھیت ملے تو کاشتکاری کے عمل کو تقسیم کر لیتے ہیں اور ہر ایک اپنی توانائی اور ہنر مندی کے مطابق کام چن لیتا ہے، مثلاً ایک بھائی کھیت کو مختلف النوع آلات زراعت کی مدد سے قابل کاشت بنا سکتا ہے تو دوسرا بھائی تخم ریزی اور زہر پاشی کے طریقوں سے بخوبی آشنا ہوتا ہے، تیسرا بھائی نرا اناڑی ہونے کے باعث ''پوہ'' کے مہینوں میں نصف شب بیتنے کے بعد نہری ٹھنڈے یخ پانی میں ننگے پیر رکھنے کی زحمت برداشت کرتے ہوئے کھیتوں کو سیراب کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

علی ھذا القیاس !اگر کسی کا باپ بزنس مین تھا یا اس کی کسی قسم کی ورکشاپ تھی تو باپ فوت ہونے کے بعد سب بھائی ملکر جب کام کریں گے تو یکسانیت کے طور پر نہیں کر سکتے بلکہ ہنر شناسی کے مراتب کے لحاظ سے کریں گے اور لامحالہ ہر عمل کی قدر یکساں نہیں ہوتی ،ایسے ہی رائے میں تفاوت ہوتا ہے ایک بھائی اس قدر صائب الرائے ہوتا ہے کہ باقی بھائیوں کے عمل کی بنسبت اس کی تجویز زیادہ مفید ہوتی ہے چہ جائیکہ کسی کا مشورہ نقصان دہ بھی ہو سکتا ہے۔

اسی پس منظر میں اگرچہ کچھ بھائی مل کر اپنے باپ کے ترکہ میں ایک عرصہ کام کریں، پھر انہیں جو کچھ مال حاصل ہو تو عمل اور رائے کے تفاوت کی بنا پر تقسیم میں اختلاف نہیں کریں گے ، بلکہ تمام بھائی برابر حصہ لیں گے ان میں سے جو بھائی زیادہ دانا اور کام چلانے کا ماہر تھا یا اس کی وجاہت دوسروں سے زیادہ تھی تو وہ اناڑی اور مزدور نما بھائی کے برابر حصہ لے گا۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

يَقَعُ كَثِيْرًا فِي الْفَلَّاحِيْنَ وَنَحْوِهِمْ اَنَّ اَحَدَهُمْ يَمُوْتُ فَتَقُوْمُ اَوْلَادُهٗ عَلٰى تَرِكَتِهٖ بِلَاقِسْمَةٍ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا مِنْ حَرْثٍ وَ زِرَاعَةٍ وَبَيْعٍ وَشِرَاءٍ وَاِسْتِدَانَةٍ وَنَحْوِ ذٰلِكَ وَتَارَةً يَكُوْنُ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

كَبِيرُهُمْ هُوَالَّذِي يَتَوَلَّى مُهِمَّاتِهِمْ وَيَعْمَلُونَ عِنْدَهُ بِأَمْرِهِ وَكُلُّ ذٰلِكَ عَلٰى وَجْهِ الْاِطْلَاقِ وَالتَّفْوِيضِ لٰكِنْ بِلَاتَصْرِيحٍ بِلَفْظِ الْمُفَاوَضَةِ وَلَابَيَانِ جَمِيعِ مُقْتَضِيَاتِهَامَعَ كَوْنِ التَّرِكَةِ اَغْلَبُهَااَوْ كُلُّهَا عُرُوضٌ لَا تَصِحُّ فِيهَاشَرِكَةُ الْعَقْدِوَلَاشَكَّ اَنَّ هٰذِهٖ لَيْسَتْ شَرِكَةَ مُفَاوَضَةٍ خِلَافًالِمَااَفْتٰى بِهٖ فِيْ زَمَانِنَامَنْ لَاخِبْرَةَ لَهٗ بَلْ هِيَ شَرِكَةُ مِلْكٍ كَمَاحَرَّرْتُهٗ فِيْ تَنْقِيحِ الْحَامِدِيَّةِ ثُمَّ رَأَيْتُ التَّصْرِيحَ بِهٖ بِعَيْنِهٖ فِيْ فَتَاوَى الْحَانُوتِي فَاِذَاكَانَ سَعْيُهُمْ وَاحِدًاوَلَمْ يَتَمَيَّزْمَا حَصَّلَهٗ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِعَمَلِهٖ يَكُوْنُ مَاجَمَعُوْهُ مُشْتَرَكًابَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ وَاِنِ اخْتَلَفُوْا فِي الْعَمَلِ وَالرَّأْيِ كَثْرَةً وَصَوَابًا كَمَاافْتٰى بِهٖ فِي الْخَيْرِيَّةِ

کاشتکاروں (اور دیگر اہل پیشہ سے متعلق) کثیر مرتبہ ایسا واقع ہوتا ہے کہ ان میں سے کوئی ایک فوت ہوجاتا ہے اوراس کی اولاد ترکہ تقسیم کئے بغیراس پر قائم رہتی ہے اوراس میں کاشتکاری اوربیع وشراء،اس جیسے دیگر (معاملات کرتی رہتی ہے)اورکبھی ان میں سے بڑا تمام مہمات سنبھال لیتاہے اورباقی سب اس کے امرسے کام ،کاج کرتے ہیں ،اوریہ سب کچھ علی وجہ الاطلاق وتفویض،بلاتصریح صیغہ مفاوضہ کے ہوتاہے اورنہ مفاوضہ کے تمام مقتضیات ذکرکئے جاتے ہیں حالانکہ اکثریامکمل ترکہ سامان ہوتاہے اورعروض میں تو ویسے ہی ’’شرکۃ عقد‘‘غیرصحیح ہے۔اس میں یہ بھی گنجائش نہیں کہ یہ ’’شرکۃ مفاوضہ‘‘ہوبخلاف ہمارے ان معاصرین کے جواس امرسے بے خبرتھے اوراس سے متعلق انہوں نے ’’شرکۃ مفاوضہ‘‘ کافتویٰ دیاحالانکہ یہ ’’شرکۃ ملک‘‘ ہے اوریہ مسئلہ میں نے ’’تنقیح الحامدیہ‘‘میں تحریربھی کیاہے(کہ بھائیوں کی اس طرح شرکت ملک ہے)بعدازاں میں نے بعینہ اسی طرح تصریح’’فتاوی حانوتی‘‘میں دیکھی کہ ’’جب بھائیوں کی سعی واحدہواورجوکچھ انہیں اپنے عمل سے حاصل ہواس میں کوئی فرق نہ کریں توجوکچھ انہوں نے جمع کیاوہ ان کے مابین برابربرابرمشترک ہوگااگرچہ عمل اوررائے میں کثرت اورصحت کے لحاظ سے اختلاف ہوجیساکہ ’’خیریہ‘‘میں فتویٰ دیاگیاہے۔ (فتاویٰ شامی؛۳/۳۷۰،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

بڑا بھائی چھوٹے بھائیوں کی جائدادمیں ہرقسمی تصرف نہیں کرسکتا۔

بعض اوقات باپ کے ترکہ سے ملنے والے مال وعروض وغیرہ کوبھائی آپس میں بہت عرصہ تک تقسیم نہیں کرتے اوردریں اثناانہیں اوربہت کچھ مال حاصل ہوجاتاہے،طویل المیعاداکٹھے رہنے والے بھائیوں میں سے اگرکوئی بھائی فقط اپنی مرضی سے سب کی جائدادمکمل طوریاایک خاص حصہ فروخت

☆الكتاب احسن الاصحاب فسامر الكتب وصاحب العلم ووافق المعرفة.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرنا چاہے یا کسی بے سہارا کو گھر بنانے کے لئے ایک آدھ مرلہ بطور ہبہ دینا چاہے، مذہبی ادارہ یا مسجد کے لئے سب کی جائداد سے بحصہ برابر ثواب کی نیت سے دینا چاہے تو ہرگز نہیں دے سکتا، اپنے حصہ میں تو اس طرح تصرف کرسکتا ہے، دوسرے بھائیوں کی جائدا میں ہرگز نہیں مشترکہ دکان، کوٹھی، کھیت کا اجارہ کسی زبوں حال مستاجر کو معاف کرنے کا حق نہیں رکھتا، البتہ اپنا حصہ ساقط کرسکتا ہے۔ ایسے لوگوں سے عطیے لینے والے مستحقین کو جب علم ہو جائے کہ ہم کو عطیہ دینے والے نے باقی بھائیوں کے حصہ سے ان کی مرضی کے بغیر عطیہ دیا تھا، تو ان پر دیانۃً واجب ہے کہ انہیں ان کا حصہ واپس کردیں، نیز بڑا بھائی اگر سب کی جائداد کا اپنی مرضی سے سودا لگا لے تو وہ بھی نافذ نہیں ہوگا، بڑے بھائی اپنی جائداد تو فروخت کرسکتے ہیں لیکن باقی بہن، بھائیوں کی جائداد اپنی مرضی سے فروخت نہیں کرسکتے۔

شرکت الملک سے متعلق پانچ مسائل:

جن فقہا نے شرکت الأملاک سے متعلق مسائل ذکر فرمائے ہیں ان میں سے ہر ایک نے یقیناً اپنے عہد کی عصری صورتوں کا ایک نوع احاطہ کیا ہے اور تا حال ہر تشنہ اسی مشرب سے سیراب ہو رہا ہے مگر علامہ عبدالرحمن الجزیری رحمہ اللہ نے "شرکت الملک" سے متعلق جو پانچ مسائل ذکر کئے ہیں ان کا اپنا ایک رنگ ہے۔

مسئلہ اولی:

وَيَتَعَلَّقُ بِشَرِكَةِ الْمِلْكِ مَسَائِلُ. اَلْاُوْلٰى:

اِذَا اشْتَرَكَ اِثْنَانِ فِيْ مِلْكِ اَرْضٍ زَرَاعِيَّةٍ وَغَابَ اَحَدُ الشَّرِيْكَيْنِ، فَاِنَّ لِلْاٰخَرِ اَنْ يَّزْرَعَ الْاَرْضَ كُلَّهَا اِذَا كَانَ الزَّرْعُ يَنْفَعُهَا، فَاِذَا حَضَرَ الْغَائِبُ فِيْ هٰذِهِ الْحَالَةِ فَلَهٗ اَنْ يَّنْتَفِعَ بِالْاَرْضِ كُلِّهَا بِقَدْرِ الْمُدَّةِ الَّتِيْ اِنْتَفَعَ فِيْهَا شَرِيْكُهٗ عَلَى الْمُفْتٰى بِهٖ، لِاَنَّ الشَّرِيْكَ الْغَائِبَ يَرْضٰى بِمَا يَنْفَعُ اَرْضَهٗ عَقْلًا وَاِنْ لَّمْ يَاذَنْ فِي الزَّرْعِ، وَلَهُ الْحَقُّ فِيْ اَنْ يَّنْتَفِعَ كَمَا انْتَفَعَ شَرِيْكُهٗ. اَمَّا اِذَا كَانَ الزَّرْعُ يَضُرُّ الْاَرْضَ، اَوْ كَانَ تَرْكُهَا بِدُوْنِ زَرْعٍ اَنْفَعَ لَهَا لِكَوْنِهٖ يَزِيْدُ فِيْ قُوَّتِهَا، فَلَيْسَ لِلْحَاضِرِ اَنْ يُّزْرِعَ فِيْهَا شَيْئًا اَصْلًا، فَاِذَا زَرَعَهَا فِيْ هٰذِهِ الْحَالَةِ يَكُوْنُ حُكْمُهٗ حُكْمَ الْغَاصِبِ، فَاِذَا حَضَرَ الْغَائِبُ فِيْ هٰذِهِ الْحَالَةِ وَلَمْ يُقِرَّ الزَّرْعَ بَلْ اَرَادَ قَلْعَهٗ، فَاِنَّ لَهٗ اَنْ يَّقْسِمَ. اَلْاَرْضَ وَيَاخُذَ نَصِيْبَهٗ مِنْهَا وَيَقْلَعَ الزَّرْعَ الَّذِيْ بِهَا كَمَا يَجِبُ، وَمَا وَقَعَ فِيْ نَصِيْبِ الشَّرِيْكِ الَّذِيْ زَرَعَ يُتْرَكُ لَهٗ، وَعَلَى الزَّارِعِ الْمَذْكُوْرِ اَنْ يَّدْفَعَ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لِشَرِيْكِهٖ قِيْمَةَ مَا نَقَصَتْهُ الْاَرْضُ بِالزَّرْعِ فِي نَصِيْبِ شَرِيْكِهٖ تَعْوِيْضًا لَهٗ ،لِاَنَّهٗ غَاصِبٌ بِالنِّسْبَةِ لِذٰلِكَ النَّصِيْبِ ،هٰذَا اِذَا كَانَ الزَّرْعُ صَغِيْرًا يَصِحُّ قَلْعُهٗ ،اَمَّا اِذَا اسْتَوٰى اَوْ قَرُبَ مِنَ الْاِسْتِوَاءِ فَاِنَّهٗ لَا يَصِحُّ قَلْعُهٗ ،وَعَلَى الزَّارِعِ اَنْ يَّدْفَعَ لِشَرِيْكِهٖ قِيْمَةَ مَانَقَصَتْهُ الْاَرْضُ فِي نَصِيْبِهٖ تَعْوِيْضًا وَيَاخُذُ زَرْعَهٗ.

دوآدمی ارض زراعیہ میں اگر ملک کے اعتبار سے شریک ہوں اوران شریکوں میں سے کوئی ایک اگر غائب ہوجائے تو حاضر کو مکمل کھیت کاشت کرنا اس وقت جائز ہے جب کاشتکاری زمین کے لئے سودمند ہو۔پھر جب غیر موجود شریک حاضر ہوجائے تو مفتیٰ بہ قول کے مطابق اسے اتنی میعاد(مکمل)زمین سے استفادہ جائز ہے جتنا عرصہ اس کے شریک نے کاشت کی،کیونکہ شریک غائب اپنی زمین سے نفع اندوز پر عقلاً راضی ہوتا ہے،اگرچہ کاشت کی اجازت نہ دے۔البتہ (واپس آنے کے بعد)کھیت سے نفع اٹھانا اس کا حق ہے جیسا کہ اس کے شریک نے نفع اٹھایا۔

(ایک شریک کے موجود نہ ہونے کی صورت میں مکمل)کھیت کاشت کرنا اگر کھیت کے لئے مضر ہو یا کھیت خالی چھوڑنا زیادہ مفید ہواور کھیت خالی رہنے سے اس کی طاقت افزوں ہوگی، تو پھر حاضر شریک کو کوئی بھی چیز بونا روا نہیں،اسی تناظر میں اگر کوئی چیز بوئے گا تو اس کا حکم غاصب والا ہوگا اوراس حالت میں جب غیر حاضر شریک حاضر ہواوروہ زراعت کے باقی رکھنے کے حق میں نہ ہو بلکہ کھیتی اکھیڑنے کا قصد رکھتا ہو(تو بجائے اس کے کہ ساری کھیتی زیروزبر کی جائے اور حاضر شریک کے حصہ کو بھی تلف کیا جائے بلکہ)کھیتی پر غیر راضی شریک کھیت تقسیم کرلے اوراپنا حصہ اس سے لے لے پھر زراعت نکال دے اور کاشتکار شریک کے حصہ میں جو کچھ آئے اسے رہنے دیا جائے۔

مذکورکاشتکار پر ضروری ہے کہ وہ اپنے شریک کو اتنی قیمت (چٹی) بھی دے جسقدر اس کی زمین میں فصل بونے کی وجہ سے نقص پیدا ہوا اوروہ اسکا عوض بن جائے گا۔کیونکہ وہ بنسبت اپنے شریک کے حصہ میں کاشتکاری کے غاصب ہے(اور غاصب پر مغصوبہ اشیاء میں نقصان کا تاوان لاگو ہوتا ہے)اور یہ حکم اس وقت ہے جب کھیتی مستقیم ہو تو پھر اسے وہاں سے ختم کرنا صحیح نہیں،کاشتکار پر یہ ضروری ہے کہ کھیت میں بجائی کی وجہ سے جو کمی پیدا ہوئی ہے اپنے شریک کے حصہ کی بقدر اسے عوض دے اور کھیتی خود لے لے۔

(الفقہ علی المذاہب الاربعۃ :۳/۵۸ ،المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت)

علامہ عبدالرحمٰن الجزیری رحمہ اللہ نے ’’مسئلہ اولیٰ‘‘ کے ہمہ جہات جو پہلو بیان کئے ہیں وہ بایں نمط بھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں:

۱۔ حاضر شریک کو غیر موجود شریک کا کھیت کاشت کرنا اس وقت جائز ہے جب زمین کے لئے یہ عمل مفید ہو۔

۲۔ غیر حاضر شریک جب حاضر ہو تو اسے اتنا عرصہ اس شریک کا کھیت کاشت کرنے کا حق ہوگا جتنا عرصہ اس کا کھیت موجود شریک نے کاشت کیا (بشرطیکہ شریکین کا کھیت میں حصہ مساوی ہو)۔

۳۔ اگر کاشتکاری زمین کے لئے مضر ہو یا کھیت کا خالی چھوڑنا مفید ہو تو پھر موجود شریک کو غائب شریک کا کھیت کاشت کرنا ناروا ہے۔

۴۔ باوجود اس کے کھیت کاشت کرنے والا شریک غاصب ٹھہرے گا۔

۵۔ غیر حاضر شریک جب واپس آیا تو اس کے کھیت میں اس کے شریک کی فصل کاشت ہو چکی تھی یا ابھی اُگی تھی، غیر مستقیم تھی، بہر سہ صورت کھیت لے سکتا ہے اور فصل بھی نکلوا سکتا ہے۔

۶۔ اس تناظر میں اس کے کھیت کو جو نقصان پہنچا اس کا تاوان بھی کاشتکار شریک سے لے سکتا ہے۔

۷۔ غائب شریک کے پہنچنے کے وقت اگر کھیتی مستقیم ہو چکی تھی تو پھر فصل کاشتکار شریک کی ہوگی اور فوراً اس کے نکالنے کا امر بھی نہیں کرسکتا، بلکہ جتنا اس کے کھیت کو نقصان پہنچا اس کا کاشتکار شریک ضامن ہوگا۔

مسئلہ ثانیہ:

اِذَااشْتَرَکَ اِثْنَانِ فِیْ دَارٍلِلسُّکْنٰی وَغَابَ اَحَدُھُمَا فَاِنَّ لِشَرِیْکِہٖ اَن یَّسْتَعْمِلَ کُلَّ الدَّارِ فِیْ سُکْنِہٖ اِذَاکَانَ ذٰلِکَ الْاِسْتِعْمَالُ یَنْفَعُھَا وَلَمْ یُخَرِّبُھَا التَّرْکُ ، اَمَّااِذَا لَمْ یَکُنْ کَذٰلِکَ ،فَاِنَّ لِلْحَاضِرِ اَن یَّسْتَعْمِلَ مَا یَخُصُّہٗ مِنْھَا فَقَطْ ،بِاَن یَّقْسِمَ حُجَرَھَا اَوْشققھا وَیَسْکُنَ فِیْمَا یَخُصُّہٗ اَوْ یَسْکُنَ مُدَّۃً وَیَتْرُکَھَامُدَّۃً اُخْرٰی بِنِسْبَۃٍ لِنَصِیْبِ الْغَائِبِ ،فَاِنَّہٗ یَنْفُذُ ، وَکُلُّ تَصَرُّفٍ یَضُرُّ بِہٖ لَایَنْفُذُ ،وَیَکُوْنُ الْحَاضِرُ غَاصِبًا بِالنِّسْبَۃِ لِنَصِیْبِ الْغَائِبِ ،فَیَجِبُ عَلَی الشَّرِیْکِ الْحَاضِرِ اَن یُّلَاحِظَ مَا یَنْفَعُ شَرِیْکَہٗ عَلٰی اَیِّ وَجْہٍ مِنَ الْوُجُوْہِ ،ثُمَّ اِذَاسَکَنَ اَحَدُالشَّرِیْکَیْنِ فِیْ دَارٍبَیْنَھُمَا وَخَرِبَتْ بِالسَّکَنِ کَانَ عَلَی السَّاکِنِ تَعْمِیْرُھَا

قابل رہائش مکان میں جب دو آدمی شریک ہوں اور ان میں سے ایک غائب ہو جائے، تو حاضر شریک

☆الکون بنیی علی النظام فعلیک بالنظم فی مالک وبحیاتک ومکتبک وواجبک.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا مکمل گھر کو استعمال کرنا اس شرط کے ساتھ درست ہے کہ جب مکانوں کا استعمال نفع مند ہو اور ان کو ترک کر دینا ویرانی کا باعث نہ ہو (جب رہاش نقصان دہ ہو اور خالی رکھنا اجاڑ کا موجب نہ ٹھہرے تو پھر ماسبق کے برعکس حکم ہے)''موجود آدمی گھر کو یا اس کے حصہ کو تقسیم کر کے اپنے لئے خاص کردہ حصہ میں سکونت پزیر ہو، یا کچھ ٹائم رہائش پزیر ہو اور شریک غائب کے سہم کی مقدار مکان ایک مدت کے لئے خالی چھوڑ دے کیونکہ وہ نافذ ہو جائے گا اور ہر تصرف جو اسے مضر ہو نافذ نہیں ہوتا اور شریک حاضر شریک غائب کے حصہ کی بنسبت غاصب ہوگا، لہذا موجود شریک پر واجب ہے کہ ہر وہ چیز جو اس کے شریک کے لئے کسی بھی وجہ سے نفع مند ہو اس کا لحاظ رکھے۔مشترکہ مکان میں ایک شریک کی سکونت سے مکان کو جو بھی نقصان پہنچے اس کی مرمت اس میں رہنے والے پر ہوگی۔

مشترکہ گھر، مکان اور کمرہ میں شریک حاضر کی دوسرے شریک کے غائب ہونے کی صورت میں سکونت کے جواز اور عدم جواز کے بارے موصوف نے جو مسئلہ بیان کیا ہے، اس کا ماحاصل اور عصری معاملات سے متعلق استنباط یہ ہے۔

۱۔ شریک حاضر کا ایسے گھر میں سکونت اختیار کرنا اس وقت جائز ہے جب اس کی سکونت مکانات کے لئے نقصان دہ نہ ہو، بلکہ مفید ہو، مثلاً گھر خالی چھوڑنے اور وہاں محافظ و نگران نہ ہونے کے باعث کمروں کے بعض حصے چوری ہو جائیں گے یا قبضہ گروپ ان پر قابض ہو جائے گا، یا کمروں میں نصب سامان زیب و آرائش دیمک اور زنگ کی نذر ہو جائے گا تو پھر شریک حاضر کی وہاں سکونت ایک نوع نگرانی اور دیکھ بھال بھی ہے۔

۲۔ مندرجہ بالا خطرات اگر نہ ہوں تو پھر موجود شریک مکمل طور وہاں رہائش نہیں رکھ سکتا اور نہ ہی بالکل مکان چھوڑنے کا حکم ہے بلکہ اس کے لئے دو طریقے ہیں جو بھی اسے اسان لگے وہ اختیار کر لے۔

(۱) مشترکہ مکانات میں سے جتنا حصہ اس کا بنتا ہے اس میں رہائش رکھے باقی حصہ زیر استعمال نہ لائے، بلکہ دوسرے شریک کے لئے چھوڑ دے۔

(۲) مکانات میں رہائش وقت کے اعتبار سے رکھے، جتنا عرصہ وہاں ٹھہرے پھر اتنا عرصہ مکان خالی چھوڑ دے۔

شریک حاضر کی رہائش کے باعث اگر دروازے ٹوٹ پھوٹ کے شکار ہوئے، در و دیوار داغ زدہ ہوئے، واش روم ناقابل استعمال ہو جائیں تو ان سب اشیاء کو درست کرانا سکون پزیر شریک کے ذمہ

☆اخرج الی الفضاء، وطالع الحدائق الغناء، وتفرج فی خلق الباری وابداع الخالق.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوگا۔

مسئلہ ثالثہ:

اِذَاخَلَطَ اَحَدُالشَّرِیکَیْنِ مَالَہٗ بِمَالِ الْاٰخَرِ بِرَضَاہُ، کَمَااِذَا کَانَ لِکُلٍّ مِّنْھُمَا صُبْرَۃٌ مِنَ الْقَمْحِ فَاتَّفَقَا عَلٰی خَلْطِھَا،اَواخْتَلَطَ مَالُ اَحَدِھِمَا بِمَالِ الْاٰخَرِ بِدُوْنِ اِرَادَتِھِمَا، کَمَا اِذَاوَضَعَ کُلٌّ مِنْھُمَا قَمْحَہٗ فِیْ مَخْزَنٍ مُلَاصِقٍ لِلْاٰخَرِ فَسَقَطَ الْحَاجِزُ فَاخْتَلَطَا،فَاِنَّہٗ فِیْ ھٰذِہِ الْحَالَۃِ لَایَصِحُّ لِکُلٍّ مِنْھُمَااَن یَّبِیْعَ نَصِیْبَہٗ بِدُوْنِ اِذْنِ الْاٰخَرِ ،وَذٰلِکَ لِاَنَّہٗ فِیْ ھٰذِہِ الْحَالَۃِ یَکُوْنُ کُلٌّ مِنْھُمَا مَالِکًالِکُلِّ حَبَّۃٍ مِنْ حَبَّاتِ قَمْحِۃٍ کاملۃٍ فَلَایَصِحُّ اَن یَّبِیْعَ مَشَاعًاالَّابَعْدَالْفَرْزِوَالْقُدْرَۃِ عَلٰی تَسْلِیْمِہٖ ،بِخِلَافِ مَااِذَاوَرِثَ اِثْنَانِ قَمْحًا فَاِنَّ کُلًّا مِنْھُمَایَمْلِکُ نَصِیْبَہٗ فِی الْجَمِیْعِ

شَائِعًا بِدُوْنِ اِذْنٍ ،اَمَّااِذَاخَلَطَ اَحَدُھُمَاقَمْحَہٗ بِقَمْحِ الْاٰخَرِ بِدُوْنِ عِلْمِہٖ ،فَاِنَّ لِلَّذِیْ خَلَطَ اَن یَّبِیْعَ الْجَمِیْعَ ،لِاَنَّہٗ بِالْخَلْطِ مَلَکَ نَصِیْبَ الْاٰخَرِ وَصَارَضَامِنًالَہٗ بِالْمِثْلِ لِاَنَّہٗ قَدْ تَعَدّٰی

شریکین میں سے کوئی ایک اگر اپنا مال دوسرے شریک کے مال میں اس کی رضا سے ملادے مثلاً شریکین میں سے ہرایک کا گندم کا (علیحدہ علیحدہ) ڈھیر تھااور وہ دونوں اس کے ملانے پرمتفق ہوجائیں۔یامال ان کے ارادہ کے بغیرمل جائے جیسا کہ دوآدمیوں نے متصل اسٹوروں میں گندم (یا کوئی اور اناج) جمع کیا، پھرانا جوں کی درمیان جوبھی رکاوٹ تھی وہ گرگئی اور (دونوں آدمیوں کا مال آپس میں)مل گیاتواس حالت میں کسی شریک کوروانہیں کہ وہ اپنا حصہ دوسرے کے اذن کے بغیرفروخت کرے، کیونکہ ایسی صورت درپیش آنے پرشریکین میں سے ہرایک گندم کے تمام دانوں کا مالک ہوگا اوربطورمشاعاًاس کی بیع نادرست ہوگی البتہ گندم الگ کرنے کے بعداوراس کی سپرد کرنے پرقدرت کے بعد۔

(ذیلی صورت، مندرجہ صورت کے)برعکس ہے کہ''دوآدمی گندم کے وارث ہوں توہرآدمی اپنے حصہ کادوسرے شریک کے اذن کے بغیرتمام دانوں کابطورشیوع مالک ہوگا،البتہ ایک آدمی اگردوسرے آدمی کی (اجازت)اورعلم کے بغیراس کی گندم اپنی گندم میں مکس کردے توگندم ملانے والامکمل گندم کامالک بن جائے گا،ساری گیہوں اسے فروخت کرناروا ہے اورجس کی گندم ملائی گئی اسے تصرف بے جاکے باعث ضمان مثلی اداکرے گا۔ (الفقہ علی المذاہب الاربعۃ:۳/۵۸،المکتبۃ العصریۃ صیدابیروت) جاری............

☆مامضی فات وما ذھب مات فلا تفکر فیما مضی فقد ذھب وانقضی.☆

© rasailojaraid.com